بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۱۸

ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر ——— یوم شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۹ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش | ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ | ۱۹ ماہ جون ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۴۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ احسان ۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۰ بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کا درجہ حرارت کل بارہ گھنٹے نارمل رہنے کے بعد شام کو ۹۹ درجہ سے قدرے اوپر حرارت ہوگئی۔ رات کے پچھلے حصہ میں نارمل آگیا۔ اور اس وقت تک نارمل ہے۔ کھانسی کم رہی۔ رات کو نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے بالالتزام دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نظارت دعوت و تبلیغ کیطرف سے ضلع شیخوپورہ میں بغرض تبلیغی دورہ بھیجے گئے۔

میاں احمد الدین صاحب محلہ دار البرکات نے اپنے لڑکے مولوی محمد حسین صاحب تحسین کے دلیری کی

خطبہ جمعہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے اور جماعت کا حضور ایدہ اللہ سے عشق و محبت

از حضرت مولوی شیر علی صاحب

(فرمودہ ۱۱ جون ۱۹۴۳ء)

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

احباب ان رپورٹوں کو روزانہ الفضل میں اور بورڈ پر پڑھتے ہیں۔ جو ڈاکٹر صاحب کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے متعلق شائع کی جاتی ہیں۔ ان رپورٹوں سے ہم سب کو یہ علم ہو چکا ہے کہ حضرت امیر المومنین ان دنوں

جسمانی طور پر بہت تکلیف میں

ہیں۔ آج ہی کی رپورٹ میں یہ لکھا ہوا تھا۔ کہ حضور کی تکلیف کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جس نے حضور کو دیکھا ہو۔ آپ کو کھانسی اور بخار کی تکلیف ہے۔ جس کی وجہ سے بول نہیں سکتے۔ پھر ساتھ نقرس کی تکلیف بھی ہے۔ جس کی وجہ سے حضور کھڑے بھی نہیں ہو سکتے۔ بیماری کا اتنا لمبا دورہ

قریباً پچیس سال کے بعد

ہوا ہے۔ آج سے ۲۵ برس قبل انفلوئنزا سے حضور لمبا عرصہ تک بیمار رہے تھے۔ اس بیماری کے بعد اس سال ہی حضور کو اس قدر لمبی بیماری ہوئی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے خدا کے فضل سے جماعت میں ہزارہا لوگ دن رات دعاؤں میں لگے ہوئے ہیں۔ ہزاروں لوگ ہم میں ایسے ہیں۔ جن کی

حضور سے محبت عشق کی حد تک

پہونچی ہوئی ہے۔ ابھی کل ہی ایک دوست میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس الفضل کا ایک پرچہ پڑا ہوا تھا۔ جس میں حضرت صاحب کے لئے دعا کرنے کے متعلق مولوی ابو العطاء صاحب کا ایک مضمون تھا۔ اس مضمون کو پڑھ کر وہ دوست کہنے لگے۔ کہ میں حضرت اقدس کے لئے اتنی دعائیں کرتا ہوں۔ کہ مجھے زکام ہو جاتا ہے۔ اور اگر ان دعاؤں کو لکھا جائے۔ تو کئی صفحات بن سکتے ہیں۔ غرض یہ صاف بات ہے کہ ہزارہا لوگ درد دل کے ساتھ حضور کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ پھر حضور کے ساتھ احباب کی محبت اس طرح بھی ظاہر ہوتی ہے۔ کہ دوست

ہزارہا میل کا سفر طے کر کے

محض حضور کی زیارت کے لئے یہاں آتے ہیں۔ تھوڑے دن ہوئے ملتان سے ایک ڈاکٹر صاحب تشریف لائے۔ ادب مانع تھا۔ کہ وہ اس بیماری کی حالت میں حضور سے ملاقات کی درخواست کریں۔ لیکن حضور کو دیکھے بغیر وہ رہ بھی نہیں سکتے تھے۔ مجھ سے ملے تو ان کے چہرے سے سخت حسرت، درد اور افسوس کا اظہار ہو رہا تھا۔ غرض بڑے بڑے حضور کے عاشق ہیں۔ جو دن رات دعائیں ہی کرتے رہتے ہیں۔ اس غیر معمولی محبت و عشق کی آخر کیا وجہ ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ خود حضرت اقدس بھی

جماعت کے لئے نہایت درد دل سے دعائیں

کرتے ہیں۔ جماعت کا حضور کو درد ہے۔ جماعت کی تکلیف کو حضور برداشت نہیں کر سکتے۔ اور نہایت عاجزی سے ہمارے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ انہی دعاؤں کا عکس جماعت کے احباب کے دلوں پر پڑتا ہے۔ اور وہ بھی حضور کے لئے دعا کرتے ہیں۔ مولوی ابو العطاء صاحب کے جس مضمون کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اس میں آپ نے حضور کی ایک تقریر کا اقتباس دیا ہے۔ جو پیغامیوں کے سلسلہ میں حضور نے کی تھی۔ اس میں حضور نے فرمایا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ اور پیغامیوں میں یہی فرق ہے۔ کہ پیغامیوں کی صرف ایک انجمن اور اس کا صدر ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کے لئے ایک ایسا امام ہے۔ جو

دن رات جماعت کے لئے دل سے دعائیں

کرتا رہتا ہے۔ اور جماعت کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتا ہے۔ یہی درد جماعت کے دلوں میں حضور کے لئے محبت پیدا کر رہا ہے

اس وقت حضور کی علالت کی وجہ سے ہم بہت تکلیف میں ہیں۔ اس تکلیف کے ازالہ کے لئے ہمارے پاس صرف ایک ہی علاج ہے اور وہ دعا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ جب سورج کو گرہن لگتا تھا۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے لگ جایا کرتے تھے۔ دعائیں کرتے اور صدقات دیا کرتے تھے۔

حضرت امیر المومنین بھی

ایک روحانی سورج

ہیں۔ اور یہ سورج آج گہن کی حالت میں ہے کیونکہ ہم اپنے شامت اعمال کے نتیجہ میں اس سورج کی برکات سے محروم ہیں۔ پس ہمارا ابھی فرض ہے۔ کہ ہم دُعاؤں اور نمازوں اور صدقات میں لگ جائیں۔

الفضل میں مولوی عبد المغنی خان صاحب نے ایک مضمون میں یہ بھی تجویز کی ہے۔ کہ ہمیں روزے بھی رکھنے چاہئیں۔ کیونکہ روزے دعا کی قبولیت کو زیادہ کرنیکا ذریعہ ہوا کرتے ہیں۔ یہ روزے انفرادی طور پر بھی رکھنے چاہئیں اور جن دوستوں کو خدا تعالیٰ توفیق دے وہ جمعرات اور پیر کے دن اجتماعی طور پر بھی روزے رکھیں۔ کیونکہ مصائب اور مشکلات کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ان دو دنوں میں ہی روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا کرتے ہیں۔ روزوں کے علاوہ نمازوں میں نماز کے علاوہ دعا کرنا اور صدقے دینا یہ بھی ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ آج جمعہ کا دن ہے۔ جو اجتماعی طور پر حضور کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے دعا کرنے کے لئے مقرر ہے۔ نماز جواب ہم پڑھیں گے۔ وہ بذات خود دعا ہے۔ سورۂ فاتحہ اور درود شریف پڑھتے وقت ہمیں حضرت اقدس کی صحت کے لئے دعا کو بھی مد نظر رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح رکوع میں سجدے میں ہر موقعہ پر دعا کرنی چاہیئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جو دعائیں ہمیں بتائی ہوئی ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ان میں بھی حضور کی صحت کے لئے دُعا شامل ہے مثلاً ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا کی دعا ہے۔ اس میں گویا ہم خدا کے حضور یہ دعا کر رہے ہوں گے۔ کہ یا الٰہی ہماری غلطیوں اور خطاؤں کو معاف فرما جن کی وجہ سے ہم حضرت امیر المومنین کے خطبات اور برکات سے کسی حد تک محروم ہو گئے ہیں۔ اسی طرح ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کی دعا میں ہم جو نیکی اور حسنہ طلب کرتے ہیں وہ سب سے بڑھ کر حضور کی صحت ہی ہے۔ غرض ہر طریق سے موم

موضع بھامبڑی میں احمدیوں پر احرار کا سنگدلانہ حملہ

دو درجن کے قریب احمدی سخت زخمی ہوئے

قادیان ۱۷ جون۔ ۱۶ جون ۱۹۴۳ء کے الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ ۱۷ جون بروز اتوار موضع بھامبڑی میں جماعت احمدیہ نے ایک تبلیغی جلسہ مقرر کیا ہوا تھا۔ مقامی بورڈوں وغیرہ پر بھی اس کا اعلان ہو چکا تھا۔ چنانچہ آج صبح جب قادیان سے احباب جلسہ میں شمولیت کی غرض سے وہاں جا رہے تھے۔ تو موضع بھامبڑی کے بعض لوگوں نے مولوی محمد یعقوب۔ ابراہیم حاجی محمد حسین اور یحییٰ وغیرہ احرار کی قیادت میں گاؤں سے کافی فاصلہ پر نہر کے پل پر ان کو روکا۔ اور آگے جانے میں مزاحمت کی مگر احمدی بغیر کسی تصادم کے خاموشی کے ساتھ گزر گئے۔ گاؤں میں ایک احمدی نے اپنے ایک رشتہ دار کے مکان پر جلسہ کا انتظام کیا تھا۔ اور شامیانے وغیرہ لگا رکھے تھے مگر مخالفین نے وہاں جلسہ نہ ہونے دیا۔ اس پر اسی احمدی کے مکان کی چھت پر جلسہ منعقد کیا گیا۔ مگر احراریوں نے اس سے ملحقہ چھت پر جمع ہو کر شور مچانا شروع کیا۔ اور ہماری کارروائی میں روکاوٹ ڈالنے لگے۔ اتنے میں ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس سری گوبندپور سے معہ دو عدد کنسٹیبلوں کے پہونچ گئے۔ اور ان لوگوں کو شور کرنے سے روکا۔ مگر وہ باز نہ آئے۔ اس پر اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس نے احمدیوں کو دوسری جگہ جلسہ کرنے کے لئے کہا۔ چونکہ احمدی تصادم سے بچنا چاہتے تھے۔ اس لئے جلسہ کو اسی مجوزہ جگہ پر منتقل کر دیا گیا

اور وہاں تقریریں وغیرہ ہوتی رہیں۔ پانچ بجے شام جب جلسہ کو ختم کر کے احمدی احباب ایک ترتیب اور ضبط کے ساتھ گاؤں کی ایک تنگ گلی میں سے واپس آنے کے لئے گزر رہے تھے۔ تو ایک زیر تعمیر مکان پر سے احراریوں نے آنے والوں کے آخری حصہ پر اینٹوں اور پتھروں کی بارش شروع کر دی۔ اور احمدیوں کو وہیں گھیر کر لاٹھیوں ٹکوؤں برچھیوں اور تلواروں وغیرہ سے حملہ کر دیا۔ جس سے ہمارے قریباً ڈیڑھ دو درجن احباب کو سخت چوٹیں آئیں۔ مضروبین میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ ماسٹر محمد فضل داد صاحب اور بعض دیگر احباب بھی ہیں۔ بعض بوڑھوں اور بچوں پر حملہ کر کے انہیں ضربات پہونچائی گئیں۔ جناب شاہ صاحب کے جسم پر قریباً ڈیڑھ درجن ضربات کے نشان ہیں اور بھی کئی دوستوں کو کافی سخت چوٹیں آئی ہیں۔ جماعت کے ذمہ دار بزرگوں نے اپنے آدمیوں کو پوری سختی سے مقابلہ کرنے سے روکا۔ اور صبر کی تلقین کی۔ ورنہ ممکن ہے نتائج بہت زیادہ خطرناک ہوتے۔

جب احمدی جوں توں کر کے اس گلی میں سے نکل آئے۔ اور گاؤں سے باہر کھلی جگہ میں پہونچ گئے تو کئی سو لوگ جن میں سکھ بھی شامل تھے۔ برچھیوں ٹکوؤں تلواروں اور لاٹھیوں وغیرہ سے مسلح ہو کر بڑی تیاری کے ساتھ دوبارہ احمدیوں پر حملہ کے لئے آئے۔ مگر پولیس کے کہنے پر واپس ہو گئے۔ یہاں اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ ۱۶ جون کو قادیان کے ایک احراری نے جو پہلے ہی زیر ضمانت ہے۔ یہاں کے بورڈ پر بھامبڑی میں احراریوں کے جلسہ کا اعلان بھی کر دیا۔ جو محض ایک شرارت تھی۔ اور اسکی رپورٹ اسی وقت تھانہ سری گوبندپور میں کر دی گئی تھی۔ قادیان کا یہ اور بعض دیگر احراری بھی وہاں پہونچے ہوئے تھے۔ اور ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ وہ وہاں کے لوگوں کو اشارے کر کے احمدیوں پر حملے کراتے تھے۔

یہ واقعات ذمہ وار افسران کے پیش کر کے ہم انہیں توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اپنے فرائض کو پہچانیں ایک پُرامن جماعت کے مذہبی اور تبلیغی جلسہ میں اور اس طرح پولیس کی موجودگی میں شرانگیزی ایک ایسی بے باکی ہے کہ جو حکومت کے وقار کو ایک سخت ضعف پہونچانے والی ہے۔ مذہبی تبلیغ کی آزادی حکومت برطانیہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور یہ لوگ اس میں روکاوٹ ڈالتے ہیں۔ انہیں پوری قوت سے دبانا حکومت کا اہم فرض ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ دراصل حکومت کو بدنام کرنے والے ہیں۔ وہ احرار جنکا اس شرارت کی تہ میں ہاتھ ہے۔ اگر انہیں مزید ڈھیل دی گئی۔ تو وہ یقیناً اس تمام علاقہ کے امن وامان کو برباد کر دینگے۔ کتنی بڑی جرأت اور بے باکی ہے۔ کہ زیر ضمانت ہونے کے باوجود بعض لوگ دوسرے مقامات پر پہونچکر بھی بدامنی پیدا کرنے سے باز نہیں رہتے۔ کیا یہ حرکات قانون کی گرفت کو کمزور ثابت کرنے والی نہیں۔ پھر حکام کو یہ امر مد نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم نے کئی روز قبل اس گاؤں میں جلسہ کا اعلان کر رکھا تھا۔ مگر احراریوں نے بعد میں فتنہ انگیزی شروع کی۔ اور حکام کو قبل از وقت یہ اطلاع دیدی گئی تھی۔ کہ انکی نیت فساد انگیزی کی ہے۔ چنانچہ آج صبح انچارج سب انسپکٹر پولیس کو ناظر صاحب امور عامہ نے ایک خط کے ذریعہ اطلاع دے دی تھی۔ کہ احراری فساد پر تلے ہوئے ہیں۔ اور اسکے بعد آج سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بھی انہوں نے بذریعہ تار خطرہ کی حالت کی اطلاع دے دی تھی۔ مگر معلوم ہوتا ہے ان اطلاعات کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی۔ ورنہ مفسدین اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکتے۔ بہرحال آئندہ کے لئے ایسا انتظام ضرور ہونا چاہیئے۔ کہ یہ لوگ اسطرح شرارت کی جرأت نہ کر سکیں۔ اور ایک پُرامن مذہبی جماعت کی مذہبی تبلیغ میں روکاوٹ پیدا نہ کر سکیں۔

اس احراری رویہ کے خلاف جماعت احمدیہ کا رویہ ہے کہ قادیان میں ہندو سکھ اور سنی مسلمان اقلیت میں ہیں۔ لیکن احمدیوں کیطرف سے کبھی طاقت کا مظاہرہ نہیں ہوا۔ اور نہ کسی قلیل سے قلیل جماعت کو تبلیغ اور جلسے کرنے سے روکا گیا ہے۔ بلکہ شیعہ مسلمان بھی قادیان میں جلسے کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ قادیان میں

ہر رنگ میں دُعائیں

کرنی چاہئیں۔ اور اس جمعہ کی نماز کو کلیۃً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعائیں کرنے کے لئے وقف کر دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات حافظ جمال احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم جزیرہ ماریشس

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۱)

میرے والد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بذریعہ خط بیعت کی تھی۔ اور میں اس وقت قریباً ۱۵ برس کا تھا۔ جب حضور آخری ایام میں لاہور میں قیام فرما تھے۔ میں بھی اس موقعہ پر لاہور آیا۔ اور مجھے حضور علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور میری آمد سے ۱۵، ۱۶ دن کے بعد حضور علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ حضور علیہ السلام خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کے مکان کی درمیانی گلی میں صبح کے ۹، ۱۰ بجے ایک چھوٹی سی چارپائی پر بیٹھ کر ملاقاتیوں سے گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ اور جیسے بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی لکھتے بھی جاتے تھے اور حضور علیہ السلام گاڑی پر سوار ہو کر سیر کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ تو اس موقعہ پر بھائی جی گاڑی کے پچھلے پائیدان پر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ آخری دن حضور علیہ السلام ڈاکٹر صاحب کے مکان سے نکل کر کچھ دیر کھڑے رہے۔ پھر سیڑھی سے اتر کر گاڑی میں سوار ہو کر شالامار باغ کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

(۲)

ایک دفعہ ایک پشاوری آدمی نے حضور علیہ السلام کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے بدتمیزی اختیار کی۔ جس پر حضور علیہ السلام ناراض ہو کر کھڑے ہو گئے۔ حضور کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور فرمایا "ہم اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے"۔ پھر حضور علیہ السلام اندر کے راستہ سے گھر تشریف لے گئے۔

(۳)

اسی طرح ایک دن لاہور ہی میں ڈاکٹر صاحب کے مکان کے صحن میں حضور علیہ السلام نے ایک بڑے مجمع میں تقریر فرمائی تھی۔ صحن کا دروازہ بند تھا۔ اور مجھے ایک اجنبی اور لڑکا ہونے کے باعث آخر وقت میں کہیں جا کر اندر جانے کی اجازت ملی۔ (چونکہ یہ تقریر دعوت طعام کے موقعہ پر ہو رہی تھی۔ اس لئے اندر جانے کی عام اجازت نہ تھی۔ مرتب) اس وقت تقریر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام کی پشت مبارک شمال کی طرف اور رخ مبارک جنوب کی طرف تھا۔

(۴)

بیان کیا مجھ سے مولوی غلام محمد صاحب امرتسری مرحوم نے ایک دفعہ مجھے غسل کی حاجت ہوئی۔ علی الصبح میں ڈھاب پر نہانے کے لئے گیا۔ مگر میرا پاؤں ایک گڑھے میں جا پڑا۔ اور میں غوطے کھانے لگ پڑا۔ ایک دو دفعہ کوشش کر کے اوپر آیا۔ اور ہاتھ ہلائے۔ مگر آخر یہ خیال کر کے کہ اس وقت اندھیرے میں کون مجھے دیکھ سکتا ہے۔ اور کس کو میرے بچانے کا خیال آ سکتا ہے۔ تھک کر نیچے بیٹھ گیا۔ مگر میری خوش قسمتی سے کسی نے مجھے اس وقت ڈوبتے دیکھ لیا تھا۔ جس نے مسجد مبارک میں جا کر شور مچایا۔ جس پر لوگ آئے۔ اور مجھے نکال لیا گیا۔ اسکے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ اور فرمایا مولوی صاحب آپ تیرنا نہیں جانتے میں نے عرض کی۔ حضور نہیں۔ تب حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن شریف میں تو خدا تعالیٰ تیرنے والوں کو اتنی عزت دیتا ہے۔ کہ والسابحات سبحاً کہہ کر ان کی قسم کھاتا ہے۔ تو تیرنا ضرور سیکھنا چاہیئے۔

(۵)

بیان کیا مجھ سے مولوی غلام صاحب امرتسری مرحوم نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے رات کے ۱۱ بجے کوئی شخص حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے گھر دودھ لینے کے لئے آیا۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھے فرمایا۔ کہ ہمارے گھر میں تو دودھ نہیں۔ مگر جس طرح بھی ہو کہیں سے جلد دودھ مہیا کر دو۔ چاہے کتنا ہی خرچ ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ حضرت صاحب کا آدمی خالی ہاتھ جائے۔ میں دوڑا۔ اور مہمان خانہ کے سامنے والے گھر والوں کو جگایا۔ اس شخص نے بھینس سے دودھ دوہنے کی کوشش کی۔ اور دودھ نکل آیا۔ جو میں لے کر حضرت مولوی صاحب کے پاس پہونچا۔ آپ بہت خوش ہوئے۔

(۶)

مولوی غلام محمد صاحب مرحوم نے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ بٹالہ کے ایک صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اجازت سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ ایک بیمار کو دکھانے کے لئے لے گئے۔ حضرت اقدس نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ مولوی صاحب شام تک تو آپ واپس آ جائیں گے۔ جس پر حضرت مولوی صاحب نے کہا ہاں ضرور آ جاؤں گا۔ خدا کی شان بٹالہ پہونچ کر ایسی تیز بارش ہوئی۔ کہ ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ اور حضرت مولوی صاحب اسی حالت میں بٹالہ سے چل پڑے۔ اور جس طرح بھی ہو سکا شام کو آپ قادیان پہنچ گئے۔ آپ کو راستہ میں گھٹنے گھٹنے پانی میں چلنا پڑا۔ پاؤں میں کانٹے چبھ گئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علم ہوا تو افسوس کیا۔ اور فرمایا۔ کہ مولوی صاحب ہمارا یہ منشا تو نہ تھا۔ آپنے اتنی تکلیف کیوں اٹھائی

(۷)

شیخ غلام احمد صاحب نومسلم واعظ مرحوم نے بیان کیا۔ کہ حبیب خان قدرت اللہ خان کی لڑکی سے میرے نکاح کی تجویز ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پوچھا۔ آج کیا دن ہے؟ کہا گیا بدھ۔ اسپر حضور علیہ السلام نے فرمایا "بدھ کم شدہ" آج ہی نکاح ہو جائے۔

(۸)

مولوی غلام محمد صاحب مرحوم نے بیان کیا کہ شروع شروع میں جب حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک دفعہ آپ نے حضور علیہ السلام سے کوئی وظیفہ پوچھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا مولوی صاحب آپ کسی کوڑھی کو اپنے پاس رکھ کر اس کا علاج کریں۔ اس وقت حضرت مولوی صاحب کے دل میں خیال آیا۔ کہ جموں میں کبھی کبھی ایک کوڑھی فقیر میرے پاس آیا کرتا ہے۔ اسی کو پاس رکھ کر اس کا علاج کرونگا۔ وہ جب ملتا ہے تو کہتا ہے نوردینا تیرا پیر بہت اچھا ہے۔ میرا بھی اسکے ملنے کو دل چاہتا ہے۔ چنانچہ واپس جا کر حضرت خلیفہ اول رضؓ نے اس کا علاج کیا۔ خدا کے فضل و کرم سے وہ اچھا ہو گیا۔ لیکن ایک دن کسی نے حضرت خلیفہ اول رضؓ کو اطلاع دی۔ کہ وہ فقیر تو ٹھیکری سے اپنا زخم چھیل رہا ہے۔ ملاقات پر فقیر نے حضرت خلیفۃ اول رضؓ سے کہا۔ کہ نوردینا تو نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے حضرت خلیفۃ اول رضؓ نے پوچھا۔ کہ میں نے تم پر کیا ظلم کیا ہے۔ تم سخت بیمار تھے۔ خدا نے میرے ذریعہ تم کو صحت دی۔ مگر اس نے کہا کہ تم نے میرے زخم اچھے کر کے میرا یار مجھ سے چھڑا دیا۔ جب تک زخم تھے۔ ہر طرف مجھے خدا نظر آتا تھا۔ اور وہ مجھ سے محبت کی باتیں کرتا تھا۔ لیکن جب سے زخم اچھے ہوئے ہیں۔ نہ خدا نظر آتا ہے نہ اسکی پیار کی باتیں سنتا ہوں۔ اب اس سے بڑھ کر تم نے مجھ پر اور کیا ظلم کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں اپنے زخم پھر ہرے کر رہا ہوں۔ کہ شائد میرا یار پھر مجھے مل جائے۔

(۹)

شیخ غلام احمد صاحب مرحوم سے میں نے سنا۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا۔ کہ حضور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو جب یہ بچہ تھے۔ گود میں اٹھایا ہوا تھا۔ اور ان کے بہلانے کے لئے بار بار آسمان کی طرف اشارہ کر

صوبہ یوپی میں کامیاب تبلیغی دورہ

مولوی عبد المالک صاحب۔ گیانی عباد اللہ صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب پر مشتمل جو تبلیغی وفد صوبہ یوپی کا دورہ کر رہا تھا۔ ذیل میں اس وفد کی دسویں رپورٹ درج کی جاتی ہے۔ یہ رپورٹ مہاشہ محمد عمر صاحب نے لکھی ہے۔ (ایڈیٹر)

لکھنؤ

لکھنؤ میں ہمارا وفد شہر کے مختلف معززین سے ملا اور ان کو لٹریچر کے ذریعہ اور زبانی طور پر پیغام حق پہنچایا گیا۔ چنانچہ ایک ہندو رئیس بسلسلہ علاج بہار سے لکھنؤ تشریف لائے تھے۔ ان کو ہندی لٹریچر پہنچایا گیا۔ شہر کے رؤسا میں سے راجہ صاحب سلیم پور۔ راجہ صاحب کوٹواراہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

دار التبلیغ میں بعض ہندو اور مسلم حضرات سے تبادلہ خیالات ہؤا۔ جناب ضیاء اللہ صاحب احمدی نے بعض ہندو مسلم عیسائی حضرات سے ملاقات کرائی اور ان کے ذریعہ سے مختلف مسائل پر ان حضرات سے تبادلہ خیالات ہؤا۔ وفد نے ڈپٹی کلکٹر صاحب سے ملاقات کی۔ اور ان کو سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ بہت اخلاق سے وفد سے ملے۔ آپ کو سلسلہ کے بارے میں بہت کافی علم ہے۔ آپ اردو زبان نہایت بے تکلفی سے بول سکتے ہیں۔ آپ نے نہ صرف ہم کو امین الدولہ پارک میں جلسہ کرنے کی اجازت دی۔ بلکہ ہر ممکن وجائز امداد دینے کا وعدہ کیا۔ جناب سید ارشد علی صاحب کی صدارت میں امین الدولہ پارک میں جلسہ ہؤا۔ جس میں موجودہ دنیا کی بے چینی کے اسباب اور ان کا حل ہماری طرف سے پیش کیا گیا۔ اور اس امر کو واضح کیا گیا کہ آج ان مصائب سے بچنے کا علاج یہ ہے کہ قوموں کے موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا جاوے۔ اور آپ کی تعلیم پر دنیا عامل ہو۔ خدا کے فضل سے یہ جلسہ ہر اعتبار سے کامیاب رہا۔ خاکسار اور گیانی عباد اللہ صاحب اور مولوی عبد المالک صاحب کے علاوہ ایک آریہ سماجی اور ایک سکھ دوست نے بھی تقریر کی۔

رائے بریلی

رائے بریلی میں ہمارا وفد ایک غیر احمدی معزز کے مکان پر مقیم ہؤا۔ بابو محمد شریف صاحب ایس ڈی او نے نہایت جانفشانی اور اخلاص سے جلسہ کا انتظام کر دیا۔ غیر احمدی معززین نے بھی ہمارے خیالات سننے کیلئے پوری کوشش کی۔ اور ایک مرکزی وسیع میدان میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ یہ جلسہ سید ارشد علی صاحب کی صدارت میں ہؤا۔ پہلی تقریر مولوی عبد المالک خانصاحب کی ہوئی۔ جس میں آپ نے احمدیت کی مخصوص تعلیم کو جو اقوام عالم کی ترقی کے لئے ضروری ہے پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے احمدیت کا پیغام ہندوستانیوں کے نام پیش کیا۔ بعد ازاں عباد اللہ صاحب گیانی نے خصوصیات اسلام پر روشنی ڈالی۔ خدا کے فضل سے یہ تقریریں بہت مقبول ہوئیں۔ انفرادی طور پر مولوی عبد المالک صاحب نے وفات حیات مسیح۔ مسئلہ نبوت۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام۔ بہائیت اور احمدیت میں فرق کے مسائل پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ بعض آریہ سماج کے اعتراضات کے جوابات سے خاکسار نے مسلمانوں کو آگاہ کیا جو جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ غیر احمدیوں نے ہماری تقریروں کو سنکر یہ اظہار کیا کہ ہمارے مولوی اس رنگ میں اسلام کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ جس رنگ میں جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ اور بعض معززین نے سلسلہ کے اخبارات و رسائل پڑھنے کا وعدہ کیا۔

شاہجہان پور

مورخہ ۲۳ رمئی کو ہمارا وفد شاہجہان پور پہنچا۔ ڈی سی سے مل کر جلسہ کی اجازت حاصل کی۔ اور جماعت کی طرف سے ایک اشتہار بھی شائع کیا گیا۔ اور ٹاؤن ہال میں زیر صدارت جناب جگموہن ناتھ صاحب جلسہ ہؤا۔ جس میں پہلی تقریر گیانی صاحب نے کی۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ للعالمین ہونا اور قرآن کریم کا کامل کتاب ہونا پیش کیا اور بتایا کہ گرو گرنتھ صاحب نے اسلام کی تعلیم کو ہی پیش کیا ہے۔ اور آپ نے قرآن کریم و گرو گرنتھ صاحب سے بعض تعلیمات کو پیش کر کے موازنہ کیا۔ دعوے کو ثابت کیا اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ اگرچہ میری طبیعت اچھی نہ تھی۔ لیکن پھر بھی خدا کے فضل سے خدا نے مجھے ہندو قوم کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کرنے کا موقعہ دیا۔ اور ہندوؤں نے بہت دلچسپی سے میری تقریر کو سنا۔ اس کے بعد مولوی عبد المالک صاحب نے تقریر کی۔ اور بتایا کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو قبول کر کے سب قومیں آنیوالی مصیبتوں سے بچ سکتی ہیں۔ اور آپ نے لوگوں سے پُرزور اپیل کی کہ وہ آپؑ کی کتب کا مطالعہ کریں۔ صاحب صدر نے شروع جلسہ میں بھی بہت عمدہ الفاظ میں ہمارا تعارف کرایا اور جلسہ کے بعد کہا کہ یہ جلسہ شہر میں بھی ہونا چاہیئے۔ اور اس کے انتظامات میں خود کروں گا۔ مسلمانوں نے بھی ان تقاریر کو پسند کیا لیکن ساتھ ہی اس بات کا گلہ کیا۔ کہ تقریروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیوں ذکر کیا گیا شاہجہان پور میں انفرادی طور پر بھی بعض لوگوں سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ جس کا خدا کے فضل سے اچھا اثر رہا۔ جماعت نے نہایت تندہی سے کام کیا۔ اور بیداری پیدا ہو گئی۔ جماعت نے تبلیغی پروگرام کے ماتحت اپنی تنظیم کی۔

کٹھیا

شاہجہان پور سے وفد کٹھیا روانہ ہؤا راستہ میں ایک راجہ صاحب کے لڑکے اور ایک معزز رئیس مسلمان سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بارے میں ہماری طرف سے مولوی عبد المالک صاحب نے دلائل پیش کئے۔ کٹھیا سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں سے جماعت کے دوستوں کے ہمراہ ہم وہاں پر لیکچر کے لئے گئے۔ لیکن وہاں گاؤں کے مکھیا کے گھر دو موتیں ہو گئیں۔ جس کی وجہ سے وہاں جلسہ نہ ہو سکا۔ اسکے قریب گاؤں میں جو ایک میل کے فاصلہ پر تھا۔ جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے صداقت احمدیت پر تقریر کی دوسرے دن ایک اور گاؤں میں ایک آریہ سماجی پنڈت سے وید ایشوری گیان ہے یا قرآن کے موضوع پر تبادلہ خیالات ہؤا۔ تیسرے دن کٹھیا میں ایک جلسہ ہؤا۔ جس میں گیانی عباد اللہ صاحب نے موجودہ جنگ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان کر کے آپؑ کی صداقت کو ظاہر کیا۔ آپ کے بعد مولوی عبد المالک صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل قرآن کریم و احادیث و الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پیش کئے۔ خاکسار کی طبیعت لُو کے اثر کی وجہ سے خراب ہو گئی تھی۔ اس لئے تقریر نہ کر سکا۔ مولوی فضل دین صاحب نے احمدی مستورات میں تربیتی وعظ کیا۔ خداتعالیٰ کے فضل سے تین افراد نے بیعت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

بریلی

بریلی میں وفد کمشنر صاحب سے اور دیگر افسران سے ملا اور پبلک جلسہ کی اجازت حاصل کی۔ بابو محمد عمر صاحب

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بریلی بھی ہمراہ تھے۔ موتی پارک میں پبلک جلسہ زیر صدارت مولوی عبدالمالک خان صاحب منعقد ہوا۔ مولوی صاحب نے ابتدائی تقریر میں جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے احمدیت کا تعارف بھی کرایا۔ ازاں بعد خاکسار نے صداقت اسلام پر لیکچر دیا۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کو ہندی زبان میں پیش کر کے ہندوؤں کو دعوت دی۔ کہ وہ اسلام کو قبول کریں ازاں بعد گیانی عباد اللہ صاحب نے اسلام عالمگیر مذہب ہے کے موضوع پر نہایت دلچسپ اور مبسوط تقریر کی۔ اور گورو گرنتھ صاحب سے بھی سندات پیش کیں۔ بعدہ صاحب صدر نے تقریر کی۔ جس میں لوگوں کو سلسلہ کی کتب پڑھنے کی دعوت دی۔ اور جنگ میں گورنمنٹ کی امداد کی طرف توجہ دلائی۔

بریلی میں مولوی عبدالمالک صاحب نے ایک مولوی صاحب سے گفتگو کی۔ جو خدا کے فضل سے نہایت مؤثر تھی ایک خطبہ نکاح بابو محمد عمر صاحب کی صاحبزادی کا پڑھا۔ جس میں غیر احمدی بھی بکثرت مدعو تھے۔ خطبہ نکاح کو سنکر غیر احمدی بہت متاثر ہوئے بعض ہندوؤں سے بھی خاکسار اور گیانی صاحب نے تبادلہ خیالات کیا۔ ایک حافظ صاحب نے بیعت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اخبار و افکار

ملک معظم شمالی افریقہ میں

ملک معظم جارج ششم شمالی افریقہ میں مقیم برطانوی۔ امریکی اور فرانسیسی افواج کے معائنہ کے لئے گزشتہ شنبہ کے روز وہاں تشریف لے گئے۔ اپنے ملک کے باہر میدان جنگ میں اتحادی افواج کو دیکھنے کے لئے جانے کا یہ دوسرا موقعہ ہے۔ پہلا موقعہ وہ تھا۔ جب ۱۹۴۰ء کے ابتداء میں آپ برطانوی فوج کو دیکھنے کے لئے فرانس تشریف لے گئے تھے اور وہاں آپ نے میجنو لائن کے ایک حصہ کا معائنہ بھی فرمایا تھا۔ ملک معظم نے جنگ کے ان سالوں میں اپنی بری بحری اور ہوائی افواج نیز جنگی کارخانہ جات کے معائنہ کے لئے اتنے سفر کئے ہیں۔ کہ ان کی بہت کم مثال ملتی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اگر وسعت ارضی کے لحاظ سے برطانوی قوم میں سب سے زیادہ سفر کرنے والا شخص مسٹر چرچل ہے تو مجموعی مسافت کے لحاظ سے گزشتہ چند سالوں میں سب سے زیادہ سفر کرنے والے انسان ملک معظم ہیں۔

ملک معظم کا یہ سفر تین لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے۔ اول یہ کہ یہ گویا برطانوی سپاہیوں اور جرنیلوں کے ان شاندار کارناموں کا اعتراف ہے۔ جو انہوں نے شمالی افریقہ کی سرزمین پر گزشتہ چند مہینوں کے اندر سرانجام دیئے۔ دوم اس لئے کہ شائد یورپ پر اتحادی حملہ کی آخری ساعت بالکل قریب ہے۔ اور آپ کا افریقہ جانا اس کا پیش خیمہ ہے۔ سوم اس اعتبار سے کہ عین ممکن ہے۔ کہ آزاد فرانسیسی زعماء آپ کی شخصیت کے زیر اثر کامل اتحاد و یکجہتی پیدا ہو جائے۔ یکشنبہ کے روز آپ کا جنرل جیرڈ۔ جنرل ڈیگال اور جنرل کیٹرو کو لنچ پر مدعو کرنا ہمارے اس خیال کا مؤید ہے

درۂ دانیال

خبر ہے کہ چونکہ مشرقی بحیرہ روم کی جانب سے اطالوی جزائر ڈوڈیکانیز پر اتحادی خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے جرمنی نے ترکی سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ جرمن جنگی بیڑے کو درہ دانیال سے گزرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن حکومت ترکیہ نے جرمنی سفیر ہر فان پاپن کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ وہ جرمن جہازوں کو درہ دانیال کے قریب پھٹکنے کی بھی اجازت نہیں دے سکتی۔

درہ دانیال سٹریٹیجی کے لحاظ سے نہایت ہی اہم مقام ہے۔ اس کا دوسرا نام ہلیس پوائنٹ ہے۔ یہ ایک تنگ آبنائے ہے۔ جو یورپ کو ایشیا سے جدا کرتی ہے بحیرۂ مارمورا اور بحیرۂ ایجین اسی کے ذریعہ سے آپس میں ملے ہوئے ہیں یہ تنگنائے چالیس میل لمبی ہے۔ اس کی چوڑائی ایک میل سے چار میل تک ہے۔ ۱۸۴۱ء میں ترکی اور دوسری حکومتوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا۔ کہ ترکی کی اجازت کے بغیر کوئی جنگی جہاز اس آبنائے سے نہ گزرے۔ تجارتی جہازوں کے لئے بھی ضروری تھا۔ کہ وہ اپنے کاغذات دکھا کر اس میں داخل ہوں۔ ان شرائط کی توثیق دوبارہ ۱۸۷۱ء میں لنڈن میں ہوئی اور ۱۹۱۵ء میں گیلی پولی کی جنگ میں ایک طاقتور بیڑہ درہ دانیال کے راستہ سے بحیرۂ مارمورا میں داخل ہو گیا تھا۔ اس آبنائے کو بہت بڑی تاریخی حیثیت حاصل ہے۔ بادشاہ یزدجرد نے ۴۸۰ قبل مسیح میں یورپ میں داخل ہونے کے لئے اسے عبور کیا۔ اور سکندر نے ۳۳۴ قبل مسیح میں ایشیا میں داخل ہونے کے لئے اس آبنائے میں کشتیاں ڈالیں۔ یونانی اور انگریزی لٹریچر سے واقفیت رکھنے والے دوست جانتے ہیں۔ کہ ہیرو اور لی اینڈر (محب و محبوب) کا مشہور قصہ انہی پانیوں سے تعلق رکھتا ہے ۱۸۱۰ء میں مشہور انگریزی شاعر لارڈ بائرن نے اسی آبنائے کی شناوری کی تھی۔ معاہدہ لوزان (۱۹۲۳ء) کی رو سے یہ قرار دیا گیا تھا۔ کہ امن کے زمانہ میں یہ آبنائے گزرنے کے لئے کھلی رہے گی۔ لیکن ترکی کے جنگ میں شامل ہونے کی صورت میں یہ صرف غیر جانبدار ممالک کے لئے کھلی ہوگی۔

سر جان اینڈرسن

لنڈن کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ ہندوستان کے آئندہ وائسرائے سر جان اینڈرسن ہوں گے۔ آپ اس وقت برطانوی جنگی کابینہ کے رکن اور لارڈ پریذیڈنٹ آف دی کونسل ہیں۔ ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۷ء تک آپ بنگال کے گورنر رہ چکے ہیں۔ ان کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ اپنے وقت میں ہندوستان کے کامیاب ترین اور زبردست گورنر تھے۔ ہندوستان اور بالخصوص بنگال کے سیاسی حالات سے آپ کو گہری واقفیت ہے۔ ہمارے ایک بنگالی دوست نے بتایا۔ کہ تدبر حسن انتظام اور معاملہ فہمی آپ کے اوصاف خصوصی ہیں۔ ان کی ایک تقریر کے متعلق اپنی یاد کو تازہ کرتے ہوئے انہی بنگالی بزرگ نے ان کی فصاحت اور قوت خطابت کی بڑی تعریف کی۔

ٹکہ اور ترچھی مانگ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ ترچھی مانگ سے دل بھی ترچھے ہو جاتے ہیں۔ بعض عورتوں کو ترچھی مانگ اور ماتھے پر سرمہ کا ٹکہ لگانے کی عادت ہے۔ اور ٹکہ اکثر وہ اپنے چھوٹے بچوں کے ماتھے پر بھی لگاتی ہیں۔ اس کے متعلق حضور کا ایک تازہ اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

”ترچھی مانگ غالباً حدیث میں عورتوں کے لئے منع ہے۔ یعنی جو ماتھے پر نہ نکال جائے۔ مگر اس وقت حدیث کی تفصیلات ذہن میں نہیں۔ ٹکہ لگانا اس لئے ناپسندیدہ ہے۔ کہ ہندوؤں کی رسم ہے۔“ ملک صلاح الدین ایم۔ اے

مکتوب لنڈن

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن کی طرف سے حسب ذیل تبلیغی رپورٹ بذریعہ ایروگرام موصول ہوئی۔ (ایڈیٹر)

(۱) ایام زیر رپورٹ میں کرنل ڈگلس سے خط و کتابت ہوئی۔ ڈاکٹر یوکے نے ایک کتاب لکھی تھی۔ اس میں اس نے احمدیت کے متعلق بعض باتیں صحیح نہیں لکھی تھیں۔ کرنل ڈگلس نے انہیں ان کی غلطی بتائی تھی۔ اور اس کے متعلق مجھ سے بعض باتیں جماعت کے متعلق دریافت کی تھیں۔ ان کے خطوط کی نقول سن رائز کو بھیج چکا ہوں۔

(۲) مسٹر جعفر ملایا کے ایک طالب علم اور ایک انگریز عورت مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ ان سے گفتگو بھی ہوئی۔ بعض اور دوست بھی ملنے کیلئے آئے۔

(۳) مسٹر ڈٹن جو شفیلڈ میں رہتے ہیں۔ وہ لنڈن میں ملازمت کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے میئر آف ونڈز ورتھ کو چٹھی لکھی۔ انہوں نے ٹوئن کلرک کے ذریعہ محکمہ متعلق کو لکھوایا ہے۔

(۴) Mr. Tos ... ایک بورڈنگ کے مینجر ہیں۔ جس میں بیرونی ممالک میں کام کرنے والے مشنری وغیرہ آکر ٹھہرتے ہیں۔ مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ دو گھنٹہ تک گفتگو بھی ہوئی۔ اور چند روز کے بعد شکریہ کی چٹھی لکھی تھی۔

(۵) ونڈزورتھ جیل میں ایک انگریز نے مسلمان ہونے کی درخواست دی افسران متعلقہ نے مجھے لکھا۔ میں اس سے جاکر ملا۔ گفتگو سے معلوم ہوا اسے اسلام کے متعلق کچھ علم نہیں۔ میں نے کتابیں دیں کہ وہ ان کا پہلے مطالعہ کرے۔ پھر اگر مسلم ہونا چاہتا ہے تو لکھے۔

(۶) مسٹر لال ڈپٹی ہائی کمشنر نے اپنے مکان پر کھانے کے لئے بلایا۔ ان کا باورچی مرادآباد کا مسلمان ہے۔ بعد میں وہ مسجد دیکھنے کے لئے آیا اور بہت خوش ہوا۔ اُسے ہماری مسجد کا پتہ نہیں تھا۔

(۷) پندرہ روزہ میٹنگز جاری کی ہیں۔ پہلی میں مولوی غلام حسن خان صاحب مرحوم و مغفور کے حالات بیان کئے گئے۔ دوسری میں بنائے اسلام میں سے نماز کے متعلق میر عبدالسلام صاحب نے اور کلمہ کے متعلق میں نے بیان کیا۔

(۸) ہندوستانی سپاہی جہاں آکر ٹھہرتے ہیں۔ وہاں دو دفعہ گیا۔ چند سے گفتگو بھی ہوئی۔

(۹) ایک عورت کو جو چین میں مشنری رہ چکی ہے۔ اس کے خطوط کے جواب میں دو لمبے خطوط لکھے۔ جس میں مختلف مسائل پر بحث کی ہے سن رائز کو کاپیاں بھیج رہا ہوں۔ لنڈن ٹائمز میں میرا ایک خط شائع ہوا۔

(۱۰) ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کی بعض میٹنگز میں شامل ہوا۔ ہائیڈ پارک میں ایک روز دوسرے لیکچراروں پر سوالات کئے۔ سوشل حالات یہاں کے روز بروز خراب ہو رہے ہیں۔ دعا کی درخواست ہے

خاکسار جلال الدین شمس

اللہ تعالےٰ سے اجر حاصل کرنیکا ذریعہ قربانی ہے

فرمایا:۔ "یاد رکھو! خدمت دین کے یہ مواقع بار بار نہیں میسر آیا کرتے۔ نسلیں مٹ جاتی ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کے لئے قربانیاں کی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان کے نام کو زمانہ نہیں مٹا سکتا۔ اور نہ اس ثواب کو مٹا سکتا ہے۔ جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہے"

"موجودہ دور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ہے۔ یہ بھی ایک عظیم الشان دور ہے۔ اور اس کے کاموں کا اثر قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔ اس لئے جو شخص آج اس دور کے کسی اہم کام میں حصہ لیتا ہے (آپ بھول نہ جائیں۔ کہ تحریک جدید کا یہ دس سالہ دور بھی اہم کاموں میں سے ایک کام ہے کیونکہ تحریک جدید کے اس دور کے ذریعہ اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کی ایک ایسی مستقل اور اسلام کی جڑوں کو مضبوط کرنے والی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ جس سے تبلیغ اسلام کا کام قیامت تک ہوتا رہیگا۔ اِسلئے ایسی مبارک اور بابرکت تحریک میں شامل ہونا ہر احمدی کا پہلا فرض ہے۔ جو لوگ کسی نہ کسی وجہ سے معذور تھے۔ مگر اب ان کی معذوری دور ہو چکی ہے۔ وہ اب بھی شامل ہو کر اس جہاد میں حصہ دار بن سکتے ہیں۔ اگر آپ شامل نہیں۔ تو اب ہو جائیں۔ فنانشل سکرٹری) اور اپنی طاقت و وسعت کے مطابق قربانی کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے بہت بڑا اجر پانے کا مستحق ہے"

پس وہ احمدی جو اب تک اس اہم تحریک میں شامل نہیں ہوئے۔ وہ اب شامل ہو جائیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانیاں کرتے ہوئے اس کی رضا کے حاصل کرنے والے ہوں۔ اور ان لوگوں سے جو خدا کے فضل سے اس جہاد میں شامل ہیں صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے۔

آپ نے اللہ تعالےٰ کے لئے جو وعدہ اپنے امام کے ہاتھ پر کیا ہوا ہے اس کو آپ جس قدر جلدی ادا کرتے ہیں۔ اسی قدر اللہ تعالےٰ کے حضور سے ثواب کے زیادہ لینے والے ہیں۔ جو لوگ خواہ بیرون ہند کے ہوں یا ہندوستان کے زمیندار احباب۔ اگر ان کا چندہ ۳۱ جولائی تک مرکز میں داخل ہو جائے۔ تو سابقون اولون میں آجاتے ہیں۔ اور ہر وعدہ کرنے والے کو اس کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اور کچھ ایسے احباب بھی ہیں۔ جو باوجود ۳۱ مئی تک ادائیگی کر لینے کی کوشش کے کامیاب نہیں ہو سکے۔ مگر ان کو اب کسی صورت میں ۳۱ جولائی کی تاریخ سے خیل نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں کامیاب فرمائے۔ آمین

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

نظارت بیت المال کے اعلانات

کلرکوں اور انسپکٹروں کی ضرورت :- نظارت بیت المال میں دفتر کے لئے چند کلرکوں اور مفصلات کی جماعتوں کا معائنہ کرنے کے لئے چند انسپکٹروں کی ضرورت ہے۔ جن کی تنخواہوں کے گریڈ اسامی اور لیاقت کے لحاظ سے ۲۰-۱-۲۵ - اور ۳۰-۱½-۴۵ ہوں گے۔ انٹرنس پاس اور مولوی فاضل امیدواروں کو ترجیح دی جائیگی۔ چونکہ یہ مستقل اسامیاں ہوں گی۔ اس لئے ان کو کمیشن کا امتحان پاس کرنا پڑے گا

درخواست کے ہمراہ علاوہ نقول لیاقتی سرٹیفیکیٹوں کے پریذیڈنٹ یا امیر جماعت مقامی کی تصدیق بھی آنی چاہیئے۔ چونکہ اس بارہ میں جو اعلان قبل ازیں بغرض اشاعت بھیجا گیا تھا۔ وہ دیر سے شائع ہوا ہے۔ اس لئے اب درخواستوں کی میعاد میں ۲۰ جون تک کی توسیع کیجاتی ہے۔

ناظر بیت المال

رسید بکوں کے مثنے واپس کئے جائیں:۔ قبل ازیں بذریعہ اعلان اخبار الفضل ذمہ وار عہدہ داران جماعت کو توجہ دلائی جاچکی ہے کہ وہ تمام ختم شدہ رسید بکوں کے مثنے دفتر ہذا میں جلد واپس کریں۔ لیکن تاحال بہت سی جماعتوں کی طرف سے اس کی تعمیل نہیں ہوئی۔ اور تعمیل کرنے والے احباب میں سے بھی بعض نے ان پر مقامی آڈیٹر یا امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کا نوٹ بابت پڑتال یا صحت حساب کے تحریر نہیں کرایا اس لئے اعلان ہذا کے ذریعہ سے جملہ سکرٹریان مال کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تمام ختم شدہ رسید بکیں بعد پڑتال و مقابلہ کے جلدی دفتر ہذا میں واپس کریں۔ ناظر بیت المال

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۷ جون۔ ایک ذمہ وار جرمن افسر نے جرمن ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گو جرمن سپاہیوں کے حوصلے بلند ہیں لیکن کبھی وہ ایسی بات بھی زبان سے کہہ دیتے ہیں۔ جسے سن کر بہت دکھ ہوتا ہے۔

ٹوکیو ۱۶ جون۔ آج جنرل ٹوجو وزیر اعظم جاپان نے اعلان کیا۔ کہ جاپانی فوجیں ان دنوں چین۔ برما اور ہندوستان کے سرحدی علاقہ اور بحر الکاہل میں لڑ رہی ہیں۔ میرا پختہ یقین ہے کہ آخر کار جرمنی۔ اٹلی اور ان کے ساتھیوں کی فتح ہو گی۔ کیونکہ ان کی پوزیشن پہلے ہی مضبوط ہو چکی ہے۔ حالات روز بروز زیادہ خطرناک ہو رہے ہیں۔ اور برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے بڑے حملے کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ مگر ہم نے آخری دم تک مقابلہ کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے۔

امرتسر ۱۶ جون۔ حکومت ہند نے آج کپڑے پر جو کنٹرول آرڈر شائع کیا ہے۔ اسکے شائع ہوتے ہی بمبئی احمد آباد اور امرتسر کی کپڑے کی مارکیٹوں میں ہیجان پیدا ہو گیا بمبئی اور احمد آباد میں کپڑے کے نرخ یکلخت سو روپیہ فی گانٹھ بڑھ گئے۔ امرتسر کی مارکیٹ میں چار چار آنہ فی تھان نرخ بڑھ گئے معلوم ہوا ہے کہ اب دیگر کنٹرول شدہ اشیاء کی طرح کپڑے کو بھی چھپانے کی کوششیں شروع ہونے والی ہیں۔

روم ۱۶ جون۔ نیپلز میں بمباری سے ۳۰۰ آدمی ہلاک ہوئے۔ ہلاک شدگان اور سخت و خفیف مجروحین کی مجموعی تعداد دس ہزار ہے۔

دہلی ۱۶ جون۔ حکومت ہند نے کپڑے کے متعلق جو آرڈر جاری کیا ہے۔ اس کی رو سے (۱) ۱۴ جولائی کے بعد جو کپڑا تیار ہو گا۔ اس پر خاص قسم کا مقررہ نشان ہو گا۔ (۲) کوئی کارخانہ دار تین ماہ کی پیداوار سے زیادہ کپڑا اور دو ماہ کے خرچ سے زیادہ دھاگہ اپنے پاس نہیں رکھ سکے گا۔ (۳) کارخانہ داروں اور بزازوں کے علاوہ کوئی شخص اپنی ضرورت سے زیادہ کپڑا اپنے پاس نہیں رکھ سکے گا۔ (۴) کنٹرول صرف سوتی کپڑے پر ہو گا۔ سلک۔ اون یا مصنوعی سلک کے کپڑے پر نہیں ہو گا۔

کراچی ۱۶ جون۔ چین کا کلچرل مشن جو امریکہ جا رہا ہے۔ یہاں پہنچ گیا۔ ممبران مشن نے انٹرویو کے دوران میں کہا کہ ہندوستان میں ہمارا یہ پہلا دورہ ہے۔ چین کے لوگ ہندوستان کو سمجھنے کے بڑے مشتاق ہیں۔ چین کے سوشل حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ چین سے افیون نوشی کی عادت ختم ہو گئی ہے۔ اگرچہ جو مقامات جاپانیوں کے قبضہ میں ہیں۔ وہاں افیون کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ مذہب کے متعلق کہا کہ چینی اس قدر مذہب کے دلدادہ نہیں ہیں جس قدر ہندوستانی نظر آتے ہیں۔

انقرہ ۱۶ جون۔ ٹرکش وزیر اعظم سراج اوغلو نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ چار ماہ سے ہمارے ملک کو کئی خطرات کا سامنا کرنا پڑا ہے لیکن ہم نے اتاترک کی جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے اس نے ہمیں جنگ کی آگ سے بچائے رکھا۔ روس نے ہماری طرف دوستی کا جو ہاتھ بڑھایا ہے ہم نے پکڑ لیا۔

لنڈن ۱۶ جون۔ جرمنوں نے ناروے کے قریب ایک جزیرے کو خالی کر دیا ہے۔ جو ناروے کی بندرگاہ ناروک کے بالمقابل واقع ہے۔ اس جزیرے پر برطانوی چھاپہ مار دستے متعدد بار چھاپہ مار چکے ہیں۔

واشنگٹن ۱۷ جون۔ سالومن کے اہم اڈے گوڈال کنال میں امریکی اور جاپانی ہوائی جہازوں میں بروز چہارشنبہ زبردست لڑائی ہوئی۔ امریکی طیاروں نے ۳۲ جاپانی بمبار اور ۴۵ فائٹر برباد کر ڈالے۔ امریکہ کے صرف چھ طیارے کام آئے۔

واشنگٹن ۱۷ جون۔ امریکی طیاروں نے کسکا کی جاپانی چھاؤنی پر حملہ کیا۔ پچھلے ہفتہ سالومن کے جاپانی اڈوں پر چھ حملے کئے گئے۔

چنکنگ ۱۷ جون۔ چینی فوجوں کو اور کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ چنکنگ کے قریب ایک ہوائی جھڑپ ہوئی۔ غالباً ۹ جاپانی ہوائی جہاز برباد کر دئے گئے۔ ٹانگ سانگ سے چون سانگھ جانے والی سڑک پر جاپانیوں کی فوج کے سینکڑوں آدمی چینیوں کی بچھائی ہوئی سرنگوں سے ہلاک ہو گئے۔ اور بہت سامان بھی برباد ہو گیا۔ یانگ سی دریا میں ایک جاپانی جہاز ایک سرنگ سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا۔ جس سے بہت سے سپاہی ہلاک ہوئے۔ پچھلے دنوں ہوپے اور ہونان کے علاقہ میں کم از کم چالیس ہزار جاپانی ہلاک یا زخمی ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۱۷ جون۔ موسم خراب ہونے کی وجہ سے سسلی اور اٹلی پر ہمارے حملوں میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ تاہم انگریزی طیاروں نے مالٹا سے اڑ کر سسلی اور اٹلی میں دشمن کے رسد اور کمک کے راستوں بندرگاہوں۔ جہازوں اور موٹر گاڑیوں پر حملے کئے۔ جس کی وجہ سے جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔

لنڈن ۱۷ جون۔ انگریزی طیاروں نے ہالینڈ اور بلجیم میں دشمن کے نو ہوائی جہاز مار گرائے۔ ہالینڈ کے ساحل پر تین جہازوں پر حملہ کیا۔ ایک ڈوب گیا اور باقی دو کو شدید نقصان پہنچا۔

لنڈن ۱۷ جون۔ انگریزی طیاروں نے جرمنی میں کیل اور بریمن پر پچھلے دنوں جو حملہ کیا تھا۔ اسکی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کو کافی نقصان ہوا۔ زبردست دھماکوں کی آواز سنائی دیتی تھی۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ صنعتی علاقوں سے بھاری مشینری کے کارخانوں کو منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ انہیں انگریزی طیاروں کے حملوں سے بچانے کیلئے مناسب انتظام کیا جا رہا ہے۔ چہارشنبہ کے دن

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر۔